پہلا انٹرویو

اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے:

”یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ“

(ابراھیم :27)

ترجمہ:”ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ”قول ثابت“ کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی“۔

قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے منکر نکیر کے سوالات آخرت کا پہلا ”انٹرویو“ ہیں ان سوالات کے درست جوابات پر ”ثابت قدمی“ اس انٹرویو کی کامیابی ہے۔

آیئے ہم وہاں درست جواب دینے کے لیے اس ”قول ثابت“ کو یاد کرلیں۔

”رَبِّیَ اللّٰہُ ، وَ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ ، وَ نَبِیِّیَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَرَاْتُ کِتَابَ اللّٰہِ ، فَاٰمَنْتُ بِہٖ وَ صَدَّقْتُ“ (بحوالہ احمد)

ترجمہ: میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں میں اللہ کی کتاب پڑھ کر ایمان لایا اور میں نے تصدیق کی“۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وفات کے فوراً بعد حاضرین کی ذمہ داریاں

☆موت کی اطلاع ملنے پر" اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۝" کہیں
جو ہو چکا اسکی تحقیق اور کھوج میں فی الحال وقت ضائع کرنے کی بجائے مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دیں۔

☆ مرنے والے کی آنکھیں فوراً بند کر دیں ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں۔

☆ ایک چوڑی سی پٹی میت کی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر سر کے اوپر باندھ دیں تا کہ منہ کھلا نہ رہے۔ دونوں پاؤں قریب کر کے ایک اور پٹی کی مدد سے باندھ دیے جائیں بعد میں غسل کے وقت یہ پٹیاں کھول دی جائیں گی۔

☆ میت کو چادر سے ڈھانپ دیں حادثہ کے اثرات یا موت کی سختی کی وجہ سے میت میں کوئی تغیر و تبدل نمودار ہو گیا ہو اور دوسرے لوگ بار بار دیکھنا چاہیں تو انہیں ایسا نہ کرنے دیں میت کو ڈھانپا رہنے دیں۔

☆ قریبی پڑوسیوں کو فوراً اطلاع کر دیں۔ ممکن ہے وہ تجہیز و تکفین اور آپ کے اور میت کے قریبی رشتہ داروں کو اطلاع کرنے میں آپکی مدد کر سکیں۔

☆جتنی استطاعت و ہمت ہو نفل نماز (کم از کم دو رکعت) پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی سے اپنے لیے مدد مانگیں کہ وہ اس غیر متوقع صدمہ کو برداشت کرنے کے لیے آپ کو صبر و ہمت کی توفیق دے۔

☆میت کے چھوڑے ہوئے مال میں سے کفن دفن کے اخراجات پورے کر لیں۔

☆اس کے بعد میت کے ذمہ کوئی قرض ادھار یا کسی قسم کے واجبات ہوں
(جن کا آپ کو علم ہو) تو ان کی ادائیگی اس کے بقایا مال میں سے کر دیں۔

☆ بالفرض میت نے اتنا مال نہیں چھوڑا کہ یہ تمام اخراجات پورے ہو سکیں تو رشتہ دار اور دوسرے مسلمان اسکی طرف سے یہ ادائیگی کریں۔

☆میت نے اگر وصیت لکھ رکھی تھی تو جلد از جلد پڑھ لی جائے ہو سکتا ہے کوئی بروقت کرنے والا کام ایسا ہو جو اس کی خواہش کے مطابق ہو جائے مثلاً اسے بچوں میں سے کسی خاص بچے سے غسل کرانے کی تمنا ہو یا نماز جنازہ کی امامت کے لیے اس نے دین دار بھائی یا دوست سے درخواست کی ہو یا اس نے خاندان والوں کو اس موقع پر غیر شرعی رسموں سے منع کیا ہو وغیرہ۔

☆ وصیت میں اگر کسی ایسی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے جو شریعت سے ٹکراتی ہے تو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

☆ عزیزوں کے بروقت پہنچ جانے پر دفنانے کی جگہ اور نماز جنازہ کا وقت باہم مشورے سے متعین کر لیں لیکن دور دراز کے رشتہ داروں کے انتظار میں تاخیر کرنے یا سرد خانے میں ڈلوانے کی بجائے جلد دفنانے کے انتظامات کریں۔ کوشش کی جائے کہ جس علاقے میں میت کی وفات ہوئی ہے وہیں اسے دفن کیا جائے۔

میت کی طرف سے ماضی میں اگر کسی کی حق تلفی ہوگئی ہو تو جنازے کے شرکاء سے درخواست کریں کہ وہ کھلے دل سے میت کو معاف کر دیں۔ شرکاء کی آمد ورفت کے پیش نظر اس درخواست کو دہراتے بھی رہیں نیز اسکی مغفرت کے لیے خود دعا کرنے کے علاوہ تعزیت کرنے والوں سے بھی دعا کی درخواست کریں۔

☆سہولت کے لیے مسنون دعا کی کاپیاں چھپوا کر آنے والوں کو پڑھنے کے لیے دی جاسکتی ہیں۔

غسل میت کا طریقہ

☆ مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے گی۔

☆ بیوی خاوند کو اور خاوند بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔

☆ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا مسنون ہے۔تھوڑے پانی میں بیری کے پتوں کو جوش دلا کر اسے غسل کے پانی میں ملا دیا جائے۔

☆میت کو نہلانے والا تختہ سر والی جانب سے قدرے اونچا ہو' تاکہ استعمال شدہ پانی کے ساتھ نجاست بھی بہہ جائے۔

☆غسل میں مدد کرانے والوں کے سوا کسی دوسرے کی موجودگی مکروہ ہے۔

☆غسل کرانے والا دین دار اور قریبی عزیزوں میں سے ہونا چاہیے جو دوران غسل میت میں کوئی عیب یا تغیر دیکھے تو پردہ پوشی کرے۔

☆میت کے کپڑے آسانی سے نہ اتر سکیں تو احتیاط سے قینچی کے ساتھ کاٹ لیے جائیں۔ایسا کرتے وقت میت پر چادر ہونی چاہیے۔

☆ میت کو غسل دیتے وقت اس پر رنگدار پرنٹ والا کپڑا ڈال دیا جائے تاکہ گیلا ہونے پر بھی پردہ رہے (میت کو اس کپڑے کے نیچے سے غسل دیا جائے گا۔)

☆غسل دینے والے سب سے پہلے میت کا سر اٹھا کر آہستگی سے اسے بیٹھا ہونے کے قریب کر دیں پھر اس کے پیٹ کو اطراف سے نرمی کے ساتھ دبایا جائے تاکہ جو کچھ نکلنے کے قریب ہو وہ نکل جائے اس موقع پر برابر پانی بہاتے رہیں تاکہ نجاست بہتی جائے۔

☆ اب غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑے یا پولیتھین کا لفافہ چڑھا کر میت کی طہارت (استنجا) کرائے اس کے بعد استعمال شدہ کپڑا یا لفافہ کو اتار دیا جائے اور دوسرا لفافہ یا دستانہ پہن لیا جائے۔

☆ خاتون میت کے غسل سے پہلے بندھے ہوئے بال کھول دیئے جائیں

☆ غسل دلانے والے غسل کی نیت کر کے بسم اللہ پڑھ لیں۔

☆ داہنی طرف سے شروع کراتے ہوئے نماز کی طرح وضو کرایا جائے۔

☆ ناک اور منہ میں پانی نہ ڈالا جائے بلکہ کپڑا یا روئی تر کر کے اس سے دانتوں اور نتھنوں کو صاف کر دینا کافی ہے۔

☆ صاف روئی ناک اور کانوں میں لگا دی جائے تاکہ دوران غسل پانی اندر داخل نہ ہو۔

☆صابن کی جھاگ یا شیمپو سے سر کے بال یا داڑھی کو آہستگی سے انگلیاں پھیر کر دھویا جائے۔

☆ پہلے میت کے سامنے کے داہنے حصے کو دھویا جائے۔سامنے کا حصہ گردن کی دائیں طرف سے لے کر دائیں پاؤں تک اور پھر بائیں پہلو کے بل ہلکی سی کروٹ دے کر دائیں طرف کا پچھلا تمام حصہ دھو لیا جائے یہی عمل بائیں طرف دہرایا جائے۔

☆غسل طاق مرتبہ دیا جائے۔آخری بار پانی میں کافور ڈالنا مسنون ہے۔کافور نہ ملے تو کوئی خوشبو پانی میں ملا لی جائے۔

☆میت کو دوبار، دو مختلف اوقات میں غسل دینا درست نہیں۔ایک ہی غسل کافی ہے۔

☆میت خاتون ہوتو غسل کے بعد بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دی جائیں کنگھی بھی کی جاسکتی ہے۔

☆ ایسے حالات میں جب میت کو غسل دینا ممکن نہ ہوتا تو تیمّم بھی کرا سکتے ہیں۔

☆اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کو غسل نہیں دیا جائے گا۔

کفن دینا

☆کفن کے لیے صاف ستھرا سفید کپڑا استعمال کرنا افضل ہے۔

☆نیا اور سفید کپڑا میسر نہ ہوتو پرانا دھلا ہوا اور رنگدار یا دھاری دار کفن بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆نامکمل اور ناکافی کفن (علاوہ کسی مجبوری کے) ناپسندیدہ ہے۔کفن کے لیے کپڑے کی مقدار یا پیمائش اتنی کافی ہو کہ میت کا تمام جسم آسانی سے ڈھانپا جا سکے۔

☆کفن میں مرد کے لیے تین اور عورت کے لیے پانچ کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔عورت کا چوتھا کپڑا سر کا رومال اور پانچواں کپڑا وہ ہے جو قمیض کے نیچے رہتا ہے اور جسے سے عورت کے ستر کا تمام حصہ باندھا جاتا ہے یہ سب میسر نہ ہوتو ایک کپڑا ہی کافی ہے۔

☆کسی ہنگامی حالت یا سفر کے دوران میتیں زیادہ اور کفن کم ہوں تو ایک ہی کپڑے میں ایک سے زیادہ میتوں کو کفنایا جاسکتا ہے۔

☆کفن میں لپیٹنے سے پہلے میت کا گیلا جسم صاف کپڑے سے خشک کرلیا جائے۔

☆میت کو تین مرتبہ خوشبو کی دھونی دی جائے یہ ممکن نہ ہوتو عطر وغیرہ لگایا جاسکتا ہے۔

☆ شہید کو کفن کی ضرورت نہیں وہ انہی کپڑوں سمیت ایک چادر میں لپیٹ کر دفنایا جائے گا۔

☆ مُحرم (دوران حج یا عمرہ وفات پانے والے) کو غسل کرانے کے بعد کفن کی بجائے احرام ہی میں بغیر خوشبو لگائے اور بغیر سر ڈھانپے دفن کیا جائے گا۔

☆میت کو غسل اور کفن دینے والے کے لیے بعد میں خود غسل کرنا اور میت کو اٹھا کر کھاٹ پر ڈالنے میں مدد کروانے والے کے لیے وضو کر لینا مستحب ہے۔

جنازہ لے جانا

☆جنازہ کو تیار کرنے سے لے کر جنازہ کو دفن کے لیے لے جانے تک کے تمام مراحل میں غیر ضروری تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

☆جنازے کے ساتھ جانا اور جنازہ اٹھانے میں مدد دینا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔

☆جنازے کے ساتھ جانے والے خاموش رہیں۔بات چیت کرنا، دعا یا کلمہ شہادت کی صدا لگانا اور قرآن کی تلاوت بلند آواز سے کرتے ہوئے جانا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

☆اسی طرح جنازہ کیساتھ روتے پیٹتے ہوئے جانا بھی جنازہ کے احترام کے خلاف ہے۔

☆ عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا مکروہ ہے۔

☆ چراغ یا مشعلوں کی صورت میں کسی بھی قسم کی آگ جنازے کیساتھ لے جانا منع ہے۔

☆ جنازہ کے ساتھ پھل، مٹھائیاں، خشک میوے وغیرہ لے کر جانا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

☆ پیدل کو جنازہ کے ساتھ آگے پیچھے۔ دائیں بائیں چلنا جائز ہے۔

☆ سوار کو جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے تاہم بلا عذر سواری پر جانا مکروہ ہے۔

☆ جب کسی کا جنازہ آتا دیکھیں تو کھڑے ہو جانا چاہیے۔ پھر اگر ساتھ چلنے کا ارادہ نہ ہو تو اس کے کچھ آگے نکل جانے تک کھڑے رہنا چاہیے۔

☆ تابع فرمان مسلمان کے جنازہ کی تعریف کرنا جائز اور اس کے حق میں فائدہ مند ہے۔

☆ قبرستان پہنچ کر جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے اس وقت تک بیٹھنا منع ہے۔

☆ جنازہ کو فوت شدہ بزرگوں کی قبروں کے گرد طواف کرانا غیر اسلامی ہے۔

نماز جنازہ کا طریقہ

☆ مندرجہ ذیل اوقات میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو۔

۲۔ جب عین دوپہر ہو۔ (جب تک وہ ڈھلنے لگے)۔

۳۔ جب سورج غروب ہو رہا ہو۔ (جب تک کہ وہ پوری طرح غروب نہ ہو جائے)۔

☆ نماز جنازہ میں شریک ہونا باعث اجر و ثواب ہے۔

☆ مسجد سے ملحق عیدگاہ وغیرہ میں نماز جنازہ پڑھانا جائز ہے۔ اگر بارش یا کوئی اور مجبوری ہو تو مسجد کے اندر بھی پڑھا سکتے ہیں۔

☆ غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

☆ نماز جنازہ کے لیے بھی وضو اور قبلہ رخ ہونا شرط ہے۔

☆ اس نماز میں صفوں کی تعداد طاق رکھی جائے گی البتہ لوگ تھوڑے ہوں تو ایک یا دو صفیں بھی کافی ہیں۔

☆ امام کو مرد میت کے سر کے مقابل اور عورت کے وسط کے مقابل کھڑا ہونا چاہیے۔

☆ نماز جنازہ مرد اور عورت دونوں کا ایک ہی وقت میں ہو تو مرد کی میت امام کی طرف اور عورت کی میت اس کے اگلی طرف (قبلہ کی جانب) رکھی جائے گی۔

☆ اس نماز کے لیے نہ آذان ہے نہ ہی اقامت۔

☆ اس نماز میں مع چار تکبیروں کے صرف قیام ہے نہ رکوع ہے نہ سجدہ۔

☆ یہ نماز سری طور پر (دل میں) پڑھنا مستحب ہے البتہ تکبیرات قدرے بلند آواز سے کہی جائیں گی تاکہ پچھلی صفوں والے بھی سن لیں۔

☆ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد آہستہ سے سلام پھیرا جاتا ہے۔

☆ ہر تکبیر پر ہاتھ اٹھانا (رفع یدین کرنا) یا صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا دونوں طریقے درست ہیں۔

☆ دوسلام کہہ کر اس نماز کو ختم کرنا یا ایک ہی سلام پر ختم کرنا دونوں طریقے سنت سے ثابت ہیں۔
☆ بہت سی میتیں ہوں تو ایک ہی نماز جنازہ پڑھنا بھی درست ہے اور ہر جنازے پر علیحدہ نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔
☆ کفار، مشرکین اور منافقین کی وفات کے بعد ان کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا کرنے کی مسلمانوں کو اجازت نہیں ہے اس لیے ان پر نماز جنازہ منع ہے

میت کی مغفرت کے لیے مسنون دعائیں

نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد میت کی مغفرت کے لیے انتہائی خلوص اور تہہ دل سے درج ذیل مسنون دعائیں مانگی جائیں۔

(1)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِحَيِّنَاوَ مَيِّتِنَا وَ شَا هِدِ نَا وَغَآ ئِبِنَاوَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِ نَا وَذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَه‘ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِ سْلَامِ وَ مَنْ تَوَ فَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّه‘ عَلَى الْاِ يْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِ مْنَآ اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں، حاضر و غائب، چھوٹے و بڑے اور مردوں و عورتوں کی بخشش فرمادے۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے آپ زندہ رکھیں اسے اسلام پر زندہ رکھیں اور جسے موت دیں اس کا خاتمہ ایمان پر کریں اے اللہ! اس جانے والے کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا۔ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ بھی نہ کر دینا۔

(2)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَه‘ وَارْحَمْه‘ وَ عَافِهٖ و اعْفُ عَنْه‘ وَ اَكْرِمْ نُزُلَه‘ وَ وَ سِّعْ مُدْخَلَه‘ وَاغْسِلْه‘ بِا لْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَا يَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَ بْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَ دْ خِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْ ہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ (مسلم)

ترجمہ: اے پروردگار! اس کی بخشش فرما، اس پر رحمت کر، اس سے درگزر کر کے معاف فرمادے اس کی مہمانی اچھی طرح فرما اس کی رہائش کو کشادہ فرمادے۔ اسے پانی برف اور اولوں سے دھودے۔ اسے کوتاہیوں سے اس طرح صاف کردے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اسے اس کے پہلے گھر سے بہتر گھر دے۔ اور اس کے عزیزوں سے بہتر عزیز اور اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عنایت فرمادے۔ اور اسے عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ کر کے جنت میں داخل فرمادے۔

(3)

اَللّٰھُمَّ عَبۡدُکَ وَابۡنُ اَمَتِکَ اَحۡتَاجَ اِلیٰ رَحۡمَتِکَ وَاَ نۡتَ غَنِیٌّ عَنۡ عَذَابِہٖ اِنۡ کَانَ مُحۡسِنًا فَزِدۡ فِیۡ حَسَنَا تَہٖ وَاِنۡ اَنَ مُسِیۡئًا فَتجَا وَزۡعَنۡہُ (حاکم)

ترجمہ: یاالٰہی ! تیرا غلام اور غلام زادہ تیری رحمت کا محتاج بن کر آیا ہے تیری ذات عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ اگر واقعی وہ اچھا ہے تو اس کی نیکیاں زیادہ کردے اگر برا ہے تو اس سے درگزر فرمادے۔

(4)

اَ للّٰھُمَّ اَنۡتَ رَبَّہٗ وَاَنۡتَ خَلَقۡتَہٗ وَاَنۡتَ ھَدَیۡتَہٗ لِلۡاِ سۡلَامِ وَاَنۡتَ قَبَضۡتَ رُوۡحَہٗ وَاَنۡتَ اَعۡلَمُ بِسِرِّ ہٖ وَ عَلَا نِیَّتِہٖ جِئۡنَا شُفَعَآءَ فَاغۡفِرۡ لَہٗ (ابوداؤد)

ترجمہ: یاالٰہی ! تو پروردگار اس کا ہے تو نے اس کو پیدا کیا اور تو نے ہدایت دی اس کو طرف اسلام کے اور تو نے قبض کی روح اس کی اور تو زیادہ جانتا ہے۔ اس کے باطن کو اور ظاہر کو۔ آئے ہم سفارش کرنیوالے پس بخشش دے اس کو۔

(5)

أَ للّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابۡنَ فُلَانٍ فِیۡ ذِمَّتِکَ وَحَبۡلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡقَبۡرِوَ عَذَابِ النَّارِ وَاَنۡتَ اَھۡلُ الۡوَ فَآءِ وَالۡحَقِّ فَاغۡفِرۡلَہٗ وَ ارۡحَمۡہُ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّ حِیۡمُ

(ابوداؤد)

(اس دعا میں فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے والد کا نام لیا جائے گا جیسے عبداللہ بن عزیز)

ترجمہ: یاالٰہی ! فلاں بن فلاں تیرے سپرد اور تیری حفاظت میں۔ اسے قبر کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔ حق اور وفا صرف تیری ذات میں ہے اس کی بخشش فرما۔ اس پر رحمت کر۔ بلاشبہ صرف تیری ذات بخشنے والی اور مسلسل رحمت کرنے والی ہے۔

وضاحت: عورت کی میت کے لیے دعاؤں میں ہٗ کی جگہ ھا پڑھا جائے گا۔

☆ خواتین چونکہ نماز جنازہ میں شریک نہ ہوسکنے کی وجہ سے اس اجر سے محروم رہ جاتی ہیں لہٰذا ان کے لیے میت کے گھر میں فارغ بیٹھنے اور دنیا کی باتیں کرنے سے بہتر ہے کہ یہی مسنون دعائیں پڑھتی رہیں اور اجر و ثواب حاصل کریں۔

تدفین

☆ مسلمان میت کے لیے لحد یعنی بغلی قبر بنانا افضل ہے۔

☆ قبر گہری اور صاف ستھری ہونی چاہیے۔

☆ دن کے اوقات میں دفنانا مستحب اور مجبوری میں رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے۔

☆ میت کو قبر میں اتارنے والے حضرات مضبوط اور پرہیز گار ہونے چاہیں۔

☆ عورت کی تدفین کے وقت پردے کا انتظام ہونا ضروری ہے۔

☆ میت کو پائنتی کی طرف سے قبر میں اتارا جائے گا پھر میت کو دائیں پہلو پر قبلہ رخ کر کے لٹایا جائے گا۔

☆ آخر میں کفن کے بندھن کی گرہیں کھول کر یہ مسنون الفاظ کہے جائیں گے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلیٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (ابوداؤد)

ترجمہ: ''اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر (ہم اس کو رکھ رہے ہیں)''۔

☆ میت کو قبر میں اتارنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں کی دیوار سے بند کر سکتے ہیں باقی جگہ بھرنے کے لیے لیے وہی مٹی استعمال ہوگی جو اس میں سے نکالی گئی ہو۔

☆ قبر پر موجود حاضرین کا دونوں ہاتھوں میں اکٹھے مٹی بھر بھر کر سر کی جانب سے تین مرتبہ ڈالنا مسنون ہے۔

☆ مٹی ڈالنے کے بعد تھوڑا پانی بھی چھڑک دینا چاہیے۔

☆ تدفین کے بعد کچھ دیر تک وہیں ٹھہرے رہنا اور میت کے لیے استغفار طلب کرنا اور منکر نکیر کے سوالات پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرنا بھی سنت سے ثابت ہے۔

☆ قبر کی شکل کوہان نما ہونی چاہیے۔اور اونچائی نہ زیادہ بلند اور نہ زمین کے برابر ہو۔

☆ قبر پکی بنانا یا اس پر چبوترا، مزار، مسجد یا کسی اور قسم کی تعمیر کرنا مسلمانوں کو منع ہے۔

☆ سر کی طرف علامت کے طور پر پتھر رکھا جا سکتا ہے مگر اس پر کتبہ لگانا اور اس پر نام، تاریخ پیدائش و وفات، شجرہ یا کوئی شاعری نما تحریر لکھوانا جائز نہیں ہے۔

☆ برکت والے مقامات پر فوت ہونے اور وہیں دفن کیے جانے کی آرزو رکھنا جائز ہے مگر اس کے لیے میت کر خاص طور پر سفر کرایا جائے، یہ درست نہیں۔

☆ آبائی علاقے سے دور وفات پانے والوں کو وہیں دفن کرنا بہتر ہے جہاں وفات ہوئی ہے۔

☆ مسلمان کو کافر اور کافر کو مسلمان کے ساتھ دفن نہ کیا جائے۔دونوں کے قبرستان بھی الگ ہونے چاہیں۔

تعزیت

☆ جس گھر میں وفات ہو وہاں جا کر لواحقین کو تسلی دینا، انہیں صبر کی تلقین کرنا، مرحوم کی اچھی عادات اور خوبیوں کا تذکرہ کرنا اور اہل خانہ کو کسی مدد کی ضرورت ہو تو ان کے کام آنا یہ سب تعزیت کرنا کہلاتا ہے اور یہ باعث اجر و ثواب ہے۔
☆ اہل میت کے لیے پڑوسیوں کی طرف سے کھانا پکا کر بھجوانا بھی سنت ہے
☆ قریبی لواحقین میں اگر بچے بھی ہیں تو ان کی دل جوئی کرنا اور انہیں اس غمزدہ ماحول سے نکالنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا بھی تعزیت کا حصہ ہے۔

سوگ اور غم

☆کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی اجازت نہیں البتہ عورت کے لیے اپنے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ میں رہنے کا حکم ہے۔ یہی عرصہ ''عدت'' کہلاتا ہے۔
☆غم میں آنکھوں سے آنسو بہانے یا خاموشی سے رونے میں کوئی حرج نہیں لیکن میت پر ماتم و نوحہ کرنا، چہرہ پیٹنا، بال نوچنا، گریبان پھاڑنا اور بین کی صورت میں شرکیہ کلمات کہنا یہ سب جاہلیت کی باتیں ہیں اور دین میں سختی سے منع ہیں۔

ایصال ثواب

☆ انسان کے وفات پاتے ہی ان تین چیزوں کے سوا اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں:
۱۔صدقہ جاریہ یعنی جاری رہنے والا عمل (مثلاً: پانی کا کنواں کھدوانا، غربا و مساکین کے لیے شفاخانہ کھلوانا، مسجد، سکول یا مدرسہ تعمیر کروانا وغیرہ)
۲۔ایسا چھوڑا ہوا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (مثلاً درس و تدریس کا کام، کوئی اچھی کتاب لکھ جانا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، کوئی مفید سائنسی ایجاد وغیرہ)۔
۳۔نیک اولاد جو اس کے حق میں دعا کرے۔
☆ لواحقین کی طرف سے میت کے ایصال ثواب کے لیے جو کچھ بھی کیا جا سکتا ہے ان میں سب سے بہتر اس کے لیے خلوص دل سے مغفرت کی دعا کرنا ہے۔
☆ میت کے ایصال ثواب کے لیے ایسے امور بھی انجام دیئے جا سکتے ہیں جن سے اس کے واجبات وغیرہ کی ادائیگی میں مدد ہو سکے مثلاً اس کی طرف سے قرض ادا کر کے، قضا روزوں کا کفارہ دے کر، زندگی میں مانی ہوئی کوئی شرعی نذر پوری کر کے، جیسے فرض حج کی نیت کی اور کر نہیں پایا وغیرہ۔
☆ میت کی طرف سے اس کا کوئی عزیز صدقہ خیرات کرے یا قربانی دے تو دونوں کے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔
☆گھر والوں کو قرآن اور سنت کا تابع بنا کر مرنے والا ثواب پاتا رہتا ہے۔

زیارت قبور

☆ آخرت اور اپنی موت کی یاد تازہ رکھنے کے علاوہ مدفون مسلمانوں کے لیے دعا اور استغفار کرنے کے ارادہ سے زیارت قبور کو جانا جائز ہے۔
☆ دنیا کی رغبت کم اور آخرت کی فکر زیادہ کرنے کی غرض سے عورتیں بھی کبھی کبھار قبرستان جاسکتی ہے بشرطیکہ وہاں صبر و ہمت کا مظاہرہ کریں اور آہ و بکا سے بچیں۔
☆ زیارت قبور کے موقع پر مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے اہل قبور کو سلام کہا جائے اس کے بعد قبلہ رخ ہو کر ان کے لیے اور اپنے لیے یہ مسنون دعائے استغفار کی جائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمْ.

(مسلم و احمد)

ترجمہ: ”السلام علیکم! اس گھر کے مسلمان اور مومن رہنے والو! ہم بھی ان شاء اللہ تمھارے پاس آنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمھارے لیے خیر و عافیت کے طلب گار ہیں۔ اے اللہ! ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما“۔

خودکشی

”نعمت حیات کی ناشکری“

زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ وہ نعمت ہے جو ہمارے پاس اس کی طرف سے امانت ہے اگر اس امانت کا کوئی بھی حصہ مثلاً صحت، قوت، صلاحیت، عمر یا پوری کی پوری جان ہم خود اپنے ہاتھوں ضائع کر دیں تو یہ اس نعمت کی ناشکری اور امانت میں خیانت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (الملک :2)

ترجمہ: جس (اللہ) نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے“۔

لہٰذا زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نیک اور اچھے کام کر لینے چاہیں۔ خودکشی یا خودسوزی ہمارے دین میں حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔
ایک حدیث قدسی میں اللہ رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:
”میرے بندے نے جان نکالنے میں مجھ پر جلدی کی، اس کی سزا میں، میں نے اس پر بہشت حرام کر دی“۔ (بخاری)

اللہ کے رسول ﷺ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

مسلمان میت کے لیے یہ مسنون دعا کثرت سے کی جائے تو اس کے لیے فائدہ منداور بہترین تحفہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَه‘ وَارْحَمْه‘ وَ عَافِهٖ وَ عْفُ عَنْه‘ وَ اَکْرِمْ نُزُلَه‘ وَ وَ سِّعْ مُدْخَلَه‘ وَاغْسِلْه‘ بِا لْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَا یَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَ بْیَضَ مِنَ الدَّنِسَ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَ دْ خِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْ هُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ۔ (مسلم)

ترجمہ: اے پروردگار! اس کی بخشش فرما، اس پر رحمت کر، اس سے درگزر کر کے معاف فرمادے اس کی مہمانی اچھی طرح فرما اس کی رہائش کو کشادہ فرمادے۔ اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے۔ اسے کوتاہیوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اسے اس کے پہلے گھر سے بہتر گھر دے۔ اور اس کے عزیزوں سے بہتر عزیز اور اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عنایت فرمادے۔ اور اسے عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ کر کے جنت میں داخل فرمادے۔